جلد 1 شمارہ5

یادگارِ رضا

مذہبی، اخلاقی، معاشرتی، تمدنی، تاریخی ماہوار رسالہ

بسرپرستی:

حضرت حجۃ الاسلام جناب مولانا مولوی مفتی قاری حاجی

شاہ محمد حامد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

باہتمام:

جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم رضا خان صاحب

مطبع اہلسنّت بریلی میں چھپا اور جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی سے شائع ہوا

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

رجسٹرڈ۔ نمبر اے۔ ۱۶۱۸۔
۷۸۶
یادگار رضا
معاشرتی
تمدنی
تاریخی
بسرپرستی
حضرت حجۃ الاسلام جناب مولانا مولوی مفتی قاری حاجی شاہ محمد حامد رضا خان صاحب دامت برکاتہم
بادارت
ابو المعانی محمد ابرار حسن صدیقی) ـــــ (و نائب مدیر ابو الفرح محمد علی حامدی
باہتمام
جناب مولانا محمد ابراہیم رضا خان صاحب
مطبع اہلسنت بریلی میں چھپا اور دفتر جماعت رضائے مصطفےٰ سے شائع ہوا

جماعت رضائے مصطفیٰ کا جلسہ سالگرہ

جلسہ سالگرہ کی اصلی تاریخ ۷ ربیع الآخر ہے لیکن صدر جماعت و ناظم جماعت کے اعزا کی علالت کیوجہ سے جلسہ تاریخ معینہ سے ہٹکر ۱۳ جمادی الاخری ۱۳۴۵ھ کو بعد نماز مغرب منعقد ہوا جلسہ کا افتتاح نعت شریف سے ہوا اسکے بعد ناصر سنت جناب منشی ہدایت یار خان صاحب قیس رضوی نوری بریلوی صدر جماعت و حامی سنت جناب نواب سعید احمد خان صاحب رضوی بریلوی ناظم جماعت کی نہایت پُرجوش اور مؤثر تقریریں ہوئیں جن کا موضوع جماعت مبارکہ کی فلاح و بہبود - اسکی دینی اہم ترین خدمات کا اعتراف و اثبات نیز عامہ مسلمین کو جماعت مبارکہ کیجانب ترغیب و تشویق تھا - اسکے بعد حضور پُرنور زیب سجادۂ عالیۂ قدسیۂ رضویہ حجۃ الاسلام حضرت مولٰنا مولوی مفتی حاجی قاری شاہ محمد حامد رضا خانصاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ نے اپنے کلمات طیبات سے حاضرین جلسہ کو مستفیض فرمایا حضور پُرنور کے کلمات طیبات کچھ اس شان سے قلوب سامعین پر رشحۂ بادہ تاثیر چھڑک رہی تھے کہ وہ بیخودی میں جھومتے اور وجد کرتے تھے - حضور پُرنور نے دوران تقریر میں جماعت مبارکہ کی دینی اعانت و حمایت کا اثبات فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہ جماعت مبارکہ ہے کہ جسکا سنگ بنیاد سیدی و والدی حضور پُرنور اعلٰحضرت قبلہ قدس سرہ العزیز نے رکھا جماعت مبارکہ جس بازو کے زور زندہ ہے اور انشاء اللہ رہیگی وہ امام اہلسنت اعلٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانیت مقدسہ کی طاقت ہے - جماعت رضائے مصطفیٰ رضائے مصطفیٰ ہے - اور رضائے مصطفیٰ رضائے رب الارض والسما ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جماعت مبارکہ پر حضور پُرنور اعلٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دست اقدس ہے اور اون پر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست کرم - اور مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر

اغراض و مقاصد رسالہ

اسلام کی حمایت۔ مذہب اہلسنت کی نصرت۔ مخالفین کے جواب۔ مسلمانوں کی مذہبی اخلاقی معاشی اصلاح

خصوصیات

۱ مضامین معتمدین علمائے اہلسنت اور بہترین اہل علم کے درج کیے جائینگے

۲ زبان کی حسن و لطافت کا خاص لحاظ رہے گا۔

۳ ہر مسئلہ میں سنجیدگی و متانت سے محققانہ بحثیں ہونگی۔

۴ مبالغہ و افراط و تفریط سے اجتناب لازم ہوگا۔

منقبت حضور پرنور اعلحضرت عظیم البرکۃ سیدی و ملجائی مرشدی و مولائی عالی جناب حضرت مولٰنا مولوی سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چکیدہ قلم بدیع رقم ناصر سنت جناب ہدایت یار خاں صاحب قیس رضوی نوری بریلوی صدر جماعت رضائے مصطفٰے تلمیذ استاذ زمن حضرت حسن مرحوم

یارب عطا ہو مجھکو ولائے ابو الحسین — بہر ابو الحسین برائے ابو الحسین

دل میں جگر میں ایسا سمائے ابو الحسین — جس سمت آنکھ اوٹھے نظر آئے ابو الحسین

پایہ کو اوسکے پایا کسی نے نہ کوئی پائے — برتر بہت ہے پایہ پائے ابو الحسین

اے کاش یوں ہی مجکو زیارت نصیب ہو — رویا میں اپنا جلوہ دکھائے ابو الحسین

رب کی رضا ہے احمد مختار کی رضا — مرضی ہے مصطفٰے کی رضائے ابو الحسین

ظاہر ہے اس سے قرب الی اللہ کا مرتبہ — برتر بہت ہے عرش سے جائے ابو الحسین

دامان باغ زہرا کی کلیوں میں ہے بسی — کیسی مہک رہی ہے قبائے ابو الحسین

ہیں نوری جلوے نوری ادائیں جھلک رہیں — حامد رضا ہے آج بجائے ابو الحسین

مدحت کرے غلام جو آقا کی کیا عجب — ممدوح کر رہے ہیں ثنائے ابو الحسین

اے قیس کیوں نہ مجکو مقدر پہ ناز ہو
ہوں طالب رضا و گدائے ابو الحسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عطیہ جناب نواب حمایت اللہ خان صاحب
بریلوی حال رام پور کٹھڑی کوٹ
۱۳ ذی القعدہ ۴۹

یادگار رضا

جلد (۱) نمبر (۵)	بابت ماہ رجب المرجب ۱۳۴۵ھ	چندہ سالانہ (۳ روپے) قیمت فی رسالہ (۵/)

اپنا اپنا فرض

ہمارا پہلا فرض یہ ہے کہ ہم اس امر مین اپنی مساعی کو پورا پورا صرف کرین کہ یادگار رضا اپنے وقت معینہ پر شائع ہو۔ ہمین اس امر کا بھی اعتراف ہے کہ اس وقت تک رسالہ کے شائع ہونے مین کچھ تاخیر ضرور ہوئی ساتھ ہی اسکے ہمین اس کا بھی احساس ہے کہ تاخیر کی وجہ سے ہمارے معزز و مقتدر معاونین کو ہر ماہ رسالہ کا اسی طرح انتظار کرنا ہوا ہوگا جسطرح ایک محب کرب و بیچینی کے عالم مین اپنے محبوب کیلیے دروازہ کو تکا کرتا ہے ہمین افسوس ہے کہ ہمارے باوقار معاونین کے قلوب کو الانتظار اشد من الموت کی روح فرسا تکلیف نے ضرور صدمہ پہونچایا ہوگا ہم معافی مانگتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ انتظار کی گھڑیان ختم ہو چکین ہم نے اس ضرورت کو خاص طور سے محسوس کیا ہے

انشاء اللہ تعالے رسالہ ماہ آیندہ سے وقت معینہ پر حاضر خدمت ہوا کرے گا۔

ہمارا دوسرا فرض یہ ہے کہ ہم وہ اسباب و ذرائع بہم پہونچائین کہ رسالہ مضامین کے لحاظ سے نادر سے نادر جواہر اور انمول موتیون سے دامن ناظرین کو بھر دے حسن مضامین کی لمعانیون سے اون کی آنکھین چکا چوند ہو جائین اور روح پر کیف بیخودی طاری ہو جائے۔ غرضکہ ہم اپنے جملہ فرائض کے پورا کرنے مین اپنی سعی بلیغ تا حد امکان ہر وقت صرف کرنے کے لیے تیار ہین۔

اور آپ کا فرض یہ ہے کہ آپ اپنی ہر امکانی معاونت کا دست شفقت یادگار رضا کے سر پر پھیرین۔ آپ اگر اہل قلم ہین تو رسالہ کو قلمی امداد پہونچائین اور اگر آپ با اثر و با اقتدار ہین تو رسالہ کی اشاعت مین حصہ لین۔ یادگار رضا ابھی کمسن بچہ ہے جو آپکی آغوش معاونت مین پرورش پا رہا ہے آپ اگر اس ہونہار بچہ کو بام ترقی پر پہونچانا چاہتے ہین تو ذرا توجہ سے کام لین اور آپ اپنی عملی ہمدردی کا ثبوت دین۔ رسالہ اس کمسنی مین بحمدہ تعالی اپنی ہر خصوصیت کے اعتبار سے شان ندرت رکھتا ہے۔

لیکن اگر آپ اس رسالہ کو اس سے بھی بہتر صورت مین دیکھنا چاہتے ہین تو اپنا فرض اعانت جلد از جلد ادا کرین۔

رسالہ آپ کو زیادہ تکلیف دینا نہین چاہتا صرف آپ دو خریدار دینے کا قطعی فیصلہ فرمالین۔ پھر دیکھین کہ یادگار رضا کہان سے کہان پہونچتا ہے۔ ہم امید کرتے ہین کہ انشاء اللہ تعالے ماہ آیندہ کا صفحہ اون معاونین کی فہرست سے لبریز نظر آئے گا۔ جو یادگار رضا کی ہمدردی کا عملی ثبوت اس ماہ مین دینگے

خاکسار ابو المعانی مدیر رسالہ

تغیراتِ عالم

انقلاب جہان کو دیکھ لیا — حُبّ دنیا سے قلب پاک ہوا
گل کلی کھِل کے ہوگئی تھی پھول — پھول کملا کے آج خاک ہوا

زمانہ کا انقلاب اور ابلق ایام کی نیرنگیان انسانی عقول کو ورطۂ تحیّر مین ڈالدیتی ہین۔ صفحۂ ہستی کے ہر نگار اور عالم امکان کی ہر شئی مین جلوۂ انقلاب نظر آتا ہے۔ انسان اس دلفریب نظام کائنات پر۔ اس طلسم پر۔ کہ جسکی حقیقتین افشا نہین کی جاسکتین۔ نظر غائر ڈالتا ہے۔ اوسکو دنیای ممکنات مین کوئی ممکن۔ اور گلزار عالم مین کوئی پھول نظر نہین آتا کہ جس مین باد انقلاب کی دست درازیون نے شان افسردگی نہ پیدا کردی ہو۔ اوسکی مصنوعاتِ قدرت کے بڑے سے بڑے مصنوع پر نظر پڑتی ہے مگر وہ اوسکو بھی تیغ انقلاب کا گھائل پاتا ہے وہ متحیر ہوجاتا ہے۔ اور اوسکے دلمین حقائق کائنات کے ادراک کی ایک لہر اوٹھتی ہے اور اوس کی عقل رسا ہمیشہ تخیل کی بلند ترین فضاؤن مین مصروفِ پرواز رہتی ہے۔ عالم تفکر و تحیّر مین اوسکی عقل چرخ مین آکر چرخ برین پر پہونچتی ہے۔ اور اچانک اوسکی متحیر نظر ماہتاب کے ابروئے ہلالی پر پڑتی ہے۔ وہ بیخود ہوجاتا ہے۔ اور ماہتاب کی اوس حالت کا نقشہ اوسکی نظرون مین پھر جاتا ہے۔ جبکہ وہ لیلۃ البدر اپنی انتہائی لمعانیون اور ضیا پاشیون سے کائنات کو بقعۂ نور بنا رہا تھا۔ اور اوسوقت وہ نور و قدرت کا ایک مکمل نمونہ تھا۔ مگر آج شمشیر انقلاب کی تراش و خراش صورت ہلالی مین اوسکو اپنی وضع پر لے آئی ہے۔ عقل انسانی ادراک حقائق سے عجز کا اعتراف کرتی ہوئی سراسیمہ و پشیمان بار ندامت سر پر لیکر واپس آتی ہے۔ اور انسان کو اس طلسم ہوشربا کی بوالعجبیان مبہوت بنادیتی ہین۔ وہ زبان و

زمانیات کی بے ثباتیون اور نیرنگیون کو دیکھکر از خود رفتہ ہو جاتا ہے اور پکار اوٹھتا ہے کہ

بہر لحظہ بہر ساعت بہر دم
دگرگون مے شود احوالِ عالم

وہ دیکھتا ہے کہ اگر ایک وقت صبح نور اپنے عارض صبیح کی شمع کافوری لیکر موجودات کو بحر نور مین غرق کر دیتی ہے تو دوسرے وقت لیلی شب کی زلف عنبرین دوش کائنات پر بکھری ہوئی نظر آتی ہے۔

ایک وقت اگر نسیم سحر کی نازک خرامی ارباب طرب کو دعوتِ نشاط دیتی ہے تو دوسرے وقت باد سموم کی تیز و تند جھونکے اسیقدر مضمحل بنا جاتے ہین۔

رات ہوتی ہے تو آسمان نیلوفری پر شاہان انجم لباس نور پہنکر محو خرام نظر آتے ہین۔ وہ اون ہمتنان نور کا جھرمٹ مار کر سقفِ مینا رنگ پر بیحجابانہ پھرنا۔ وہ اون اطفال نور کا آغوش فلک نیلی فام سے نور کا ٹیکہ لگا کر تلملاتا ہوا نکلنا اور مثل سیماب مرتعش نظر آنا۔ وہ اون بیضہائے نور کا دریائے نیل مین اوپر اوپر تیرنا اور لمحہ بلمحہ ڈوبنا اوچھلنا۔ روح پر ایک کیف طاری کرتا ہے اور دل کو کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے۔

سقفِ سما پر نیلی چادر بچھتی ہے۔ تارون کی انجمن قائم ہوتی ہے۔ اور وسط مین فرش کہکشان بچھتا ہے۔ ان گنت شمعدانون مین نوری شمعین جلتی ہین۔ بنات النعش[1] (قطب شمالی سے) نور کے کھٹولے مین نور کا ایک شگفتہ پھول لگا کر لاتی ہین۔ اِس گلدستہ نور سے بزم نور مین اور چار چاند لگ جاتے ہین۔ عقد ثریا اہل بزم کی خاطر نوری انگورونکا گچھا بکھیرتا ہے۔ اور سماک اعزل[2] نور کا نیزہ لیکر بزم نور کی نگرانی کرتا ہے۔ مشتری کے انوار

---

[1] بنات النعش سات ستارہ ہین جو قطب شمالی کے متصل واقع ہین اور قطب کے آس پاس پھرتے ہین۔ بنات جمع بنت۔ نعش یعنی جنازہ گویا ہر سہ بنت جنازہ کو کاندھے پر لیے ہین۔ [2] سماک اعزل ایک ستارہ کا نام ہے جو نیزہ کے ہم شکل ہے منہ ۱۲

سعادت سے انجمن نور جگمگا اٹھتی ہے۔ فلک نو بہار کے سر پر موتیون کا سہرا بندھتا ہے شہاب ثاقب فضائے آسمانی پر ادھر اودھر نور کی مہتابین لیکر دوڑتے ہین۔ جس سے سطح آسمان پر ایک خط نور پیدا ہوکر فوراً محو فنا ہوجاتا ہے اور زہرہ فرط مسرت مین رقص کرتی ہے۔ کہ اتنے مین افق شرقی سے ماہ عالم افروز تارون کے جھرمٹ مین نور کے بقعے اڑاتا ہوا بزم نور مین داخل ہوتا ہے۔ اہل بزم اوس مجسمۂ نور پر جواہر نور کی اس کثرت سے نچھاور کرتے ہین کہ سپہر برین پر جواہر نور بکھرے بکھرے پھرتے ہین۔ صبح تک بزم نور مین صہبائے نور کا دور چلتا ہے اور رات بھر اہل بزم بادہ نور سے مخمور و سرشار۔

مگر صبح ہوتے ہی دروازۂ خاور کھلتا ہے۔ اور شاہ انجم سریر فلک پر جلوہ گر ہوکر تاراج انجمن کا حکم نافذ کرتا ہے۔ آہ وہ بزم نور کہ جس مین رات کیا انجمن آرائیان تھین لٹ جاتی ہے۔ آسمان کا میلا بچھڑ جاتا ہے۔ اور اجرام نوری سے آن واحد مین بزم نور خالی ہوجاتی ہے۔ ماہتاب رُخ پر نقاب خجالت ڈالتا ہے۔ اور گوشۂ مغرب مین جا چھپتا ہے۔ باقی آیندہ

خاکسار ابوالمعانی ابرار حسن صدیقی تلہری مدیر رسالہ۔

فتوے

حضرت عظیم البرکۃ حجۃ الاسلام حضور پرنور مولنا مولوی مفتی شاہ محمد حامد رضا خان صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

کیا فرماتے ہین علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ چند آدمیون کا اکٹھے ہوکر باآواز بلند تلاوت قرآن کرنا جائز ہے یا نہین۔ اور مسجد مین قرآن شریف یا ذکر باآواز بلند بعد جماعت اولیٰ کے حالانکہ

اور نمازی اپنی نماز ادا کر رہے ہوں جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب

استماع قرآن مجید فرض کفایہ ہے قال تعالی وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا یہ آیۂ کریمہ اگرچہ دربارۂ نماز وارد ہے مگر اذا قرئ عام ہے اور خصوص سبب کا لحاظ نہیں عموم لفظ کا اعتبار ہے اور انصات واجب بلکہ حسب تصریح امام برہان الدین مرغینانی صاحب ہدایہ فرض رد المحتار میں ہے قولہ افتراض الانصات عبر بالافتراض تبعا للهداية وعبر فى النهر بالوجوب قال ط وهو الاولى لان تاركه مكروه تحريما جب سب ملکر باواز بلند پڑھینگے رفض فرض و ترک واجب کے سبب مرتکب ہو کر گناہگار ہونگے تلاوت نہیں قرآن عظیم میں منازعت ہے کہ ناجائز ہے۔ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مالى انازع القرآن كذا فى المشكوة عالمگیری میں ہے يكره للقوم ان يقرؤا القرآن جملة لتضمنها ترك الاستماع والانصات المامور بهما كذا فى القنية یونہیں بلند آواز سے لوگوں کے اشتغال کے وقت بھی خواہ وہ کام دینی ہوں یا دنیوی تلاوت ممنوع ہے اور پڑھنے والا بوجہ اضاعت حرمت قرآن عظیم گناہ گار ہوگا غنیہ ص ۴۹ میں ہے فالاثم على القارى لقرائته جهرا فى موضع اشتغال الناس باعمالهم والله تعالى اعلم ٭

فقہیات

وضو کا بیان

مسئلہ وضو میں جن اعضا کا دھونا فرض ہے اسکے یہ معنے ہیں کہ اوس ساری

عضو پر پانی بہتا ہوا جائے بہت لوگ یون کرتے ہین کہ لپ مین پانی لیکر موٗنھہ پر ایسا ڈالا کہ آنکھون یا ابرو پر پڑا اب پانی تو بہکر نیچے کو آیا وہ اپنا ہاتھ چڑہا کر ماتھے پر لے گئے اسمین ماتھا نہ دُھلا بلکہ اوس پر صرف بھیگا ہاتھ گیا اور وضو نہوا یون ہی بعض کے چہرے پر پانی بہتا ہے اور کنپٹیان رہ جاتی ہین جن پر وہی تر ہاتھ پہونچتا ہے یوہین ہاتھ کے دھونے مین کرتے ہین کہ اونگلیون کے سرے سے کہنیون کے ختم تک ساری جگہ پر پانی نہین دوڑتا بلکہ کہین تو پانی بہتا ہے باقی وہ ہاتھ پھیر لیتے ہین اسیطرح پاؤن کا حال ہے ان تینون عضوون مین سے جس بال بھر جگہ پر پانی نہ بہے گا وضو نہ ہوگا اور جب وضو نہوا نماز نہوگی لہذا موٗنھہ پر پانی یون ڈالے کہ مانگ کے سرے سے پڑے اور سارے ماتھے اور کنپٹیون اور گالون پر ہوتا ہوا ٹھوڑی کے ختم تک بہ جائے تین بار یوہین ہو۔ اسیطرح ہاتھون کے دہونے مین پورون کے سرے سے پانی کی دہار ڈالے کہ کہنی کے ختم تک اور پیرون مین اونگلیون کے سرے سے ٹخنون کے اوپر تک بہ جائے ایساہی تین بار کرے۔

مسئلہ وضو مین کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا سنت ہے مگر غسل مین یہ دونون باتین فرض ہین اگر ادا نہون تو غسل نہ اوترے کلی کے تو معنی ہین کہ حلق تک سارے منہ مین پانی پہنچے۔ اسیلیے اگر دانتون مین کوئی سخت چیز لگی ہو جو پانی جڑ مین نہ پہونچنے دے تو پہلے خلال کر کے کلی کرے۔ اور ناک مین پانی ڈالنے کے یہ معنی ہین کہ ناک کے بانسے مین جتنی جگہ نرم ہے یعنی ہڈی کے شروع ہونے تک وہ ساری جگہ دہل جائے اور یہہ یوہین ہو سکیگا کہ چلو مین پانی لیکر سونگھے اور ناک مین چڑہائے کہ اوس جگہ تک پہنچ جائے ورنہ وضو مین سنت ادا نہوگی اور غسل تو بالکل نہ اوترے گا۔ لوگ اسکا خیال نہین کرتے یوہین ادہر ہی اوپر پانی ڈال لیتے ہین کہ ناک کے بانسے مین جتنی نرم جگہ ہے اوس سب کو نہین دہوتا۔ اور

اسیواسطے یہ ضرور ہے کہ اگر ناک کے اندر کوئی کثافت آگر جم رہی ہو تو پہلے اوسے چھڑا کر لے اوسکے بعد پانی ناک مین پہونچ جائے۔

مسئلہ پورون کے سرے سے کہنی تک تین بار پانی بہانا کافی ہے کہنی سے پورون کی طرف نہ بہایا جائے۔

مسئلہ گردن کا مسح اونگلیون کی پشت سے کرے اصل بات یہ ہے کہ وضو مین چار چیزون کا مسح کرنا سنت ہے۔

(۱) سارے سر کا مسح - چوتھائی سر کا مسح تو فرض کہ چوتھائی سے کم پر بھیگا ہاتھ لگیگا تو وضو ہی نہ ہوگا اور جب وضو نہ ہوا نماز ہی نہوگی مگر سارے سر کا مسح سنت ہے کہ نکیا تو نماز ہو جائیگی مگر برا کیا اور ترک کی عادت کرے گا تو گنہگار ہوگا۔

(۲) کانون کے پیٹ کا مسح۔

(۳) کانون کے پیٹھ کا مسح -

(۴) آدھی گردن کا مسح -

یعنی حصر پیٹھ کی جانب جو گردن کا حصہ ہے اوسی پر ہاتھ پھیرے آگے کی جانب گلے پر نہ پھیرے کہ منع ہے - جب یہ چار چیزین معلوم ہولین تو بہتر یہ ہے کہ ان چارون پر ہاتھ کا جدا حصہ پہونچے ورنہ پھرا ہوا ہاتھ پھر لیگا تو اوس مین تری تو صرف ہو چکی ہوگی گویا سوکھا ہاتھ پھیرنا پڑے گا اسواسطے علمانے یہ قاعدہ رکھا ہے کہ کلمہ کی اونگلی اور انگوٹھا دونون ہاتھ کے الگ کر کے باقی ہتیلیان اور تین اونگلیان سارے سر پر خوب اچھی طرح ہاتھ جما کر پھیرے جس مین سارے سر پر ہاتھ پہنچ جائے مانگ سے اخیر بالون کی جڑ تک اور کلمہ کی دونون اونگلیون کے پیٹ سے دونون کانون کے

پیٹ کو مسح کرے اور انگوٹھون کے پیٹ سے کانون کی پیٹھ کو اب ہتیلیون اور پانچون
اونگلیون کے پیٹ کی تری صرف ہوگئی صرف اونگلیون کی پیٹھ پر رہی وہ گردن پر پھیر لے
یہ بہتر قاعدہ ہے اور کسی نے اس کے خلاف بھی کیا تو وضو مین کچھ خلل نہین ۔ (باقی آیندہ)

شرح مثنوی مولٰنا روحی علیہ الرحمہ

حضرت عظیم البرکۃ بدر الطریقۃ جناب مولٰنا مولوی شاہ عبدالعزیز خان صاحب
نبیرہ علیہم مدرس دارالعلوم منظر اسلام

بشنو از نے چون حکایت میکند ۔۔۔ وز جدائیہا شکایت میکند
از نیستان تا مرا ببریدہ اند ۔۔۔ از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند

حامداً و مصلیاً و مسلماً یہ اس کتاب مستطاب کا دیباچہ ہے حضرت عارف جامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں
کہ ؎ مثنوی مولوی معنوی ۔ ہست قرآن در زبان پہلوی ۔ درحقیقت فارسی نظم دلکش مین اسرار
قرآنی و رموز فرقانی سے مملو ہے یہ قرآن کریم کلام قدیم اللہ رحمٰن و رحیم کا فیض جسیم اوسکی رحمت
وفضل عمیم سے بلباس حروف و اصوات صادق مصدوق سید مخلوق سراپا محمود محمد مصطفٰے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جلوہ گر ہوا ۔ اوسکے مقاصد جلیلہ سے تذکیر مبدء و تدبیر معاد ہے
حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ سچے وارث حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین ۔
اشعار دیباچہ مین اسی مضمون کو بطرز لطیف ادا فرماتے ہین ۔ جسکی توضیح عنقریب آتی ہے
شارحان مثنوی اس کی شرح مین مختلف ہین اپنے اپنے معارف و معلومات بیان فرماتے ہین
اکثر دقیق ہین اور طویل بھی ۔ یہان پر بقدر ضرورت حتی الوسع عام فہم عرض کیا جائے گا
توضیح اوسکی یہ ہے ۔ نے سے مراد انسان کامل مناسبت باعتبار لفظ نے اسوجہ سے کہ

نفی مین مستعمل ہوتا ہے - چونکہ انسان کامل نے اپنے وجود عارضی کی نفی کرکے عدم اصلی کیطرف کہ ہر ممکن کا خاصہ ہے رجوع کیا ہے بایں سبب لفظ نَے کے مشابہ ہے - اور ذات نَے کو بھی انسان کامل سے کمال مشابہت ہے اسلیے کہ جیسی نَے خالی ہوتی ہے اور الحان و نغمات جو اوس سے ظاہر ہوتے ہین اوس کے بجانے والے کی جانب منسوب ہوتے ہین ایسے ہی انسان کامل اپنے وجود و اوصاف سے خالی ہو کر اخلاق الٰہیہ سے متصف ہوا ہے اوسکے تمام اوصاف و اخلاق و افعال حق سبحانہ تعالٰے کی طرف منسوب ہین جسکو اصطلاح صوفیہ مین قرب فرائض سے تعبیر کرتے ہین - اور جدائی سے مراد مرتبہ غیب سے دوری اور احکام ما بہ الامتیاز کا غلبہ ہے - انسان ایک مختصر صفات الٰہیہ و حقائق کونیہ کا جامع ہے - اس سبب سے کہ وجود و علم و قدرت و سمع و بصر سب پر تو صفات الٰہیہ ہین اور حرارت برودت رطوبت یبوست بمنزلہ اربعہ عناصر و ترکیب کے اعتبار سے معادن کے مشابہ بالیدگی و نمو کے لحاظ سے نباتات کے مانند اور جمیع اقسام حیوانات سے مشابہت اسکے خصائل و عادات کو ہے - بالجملہ اسمأ و صفات حق اس مین مؤثر اور اعیان ممکنات اثر قبول کرنیوالے ہین - شعر ثانی کے مصرعہ دوم مین لفظ مرد و زن سے مراد اسمار و صفات و اعیان ممکنات ہین - اور اوسکے مصرعہ اولی مین لفظ نستان سے غیب اول جسکو تعین اول اور مرتبہ احدیت سے تعبیر کرتے ہین جس مین ثبوت تعینات و شیونات متصور ہے - اسمار و صفات کو باعتبار تاثیر مرد کہا گیا اور اعیان ممکنات کو بسبب قبول اثرات زن سے تعبیر فرمایا ہے ان دونون شعرون مین مبدء کو یاد دلاتے ہین تقریر بالا کے مطابق حاصل یہ ہوا کہ انسان کامل سے شنو کہ کیونکر خطاب کرتا ہے اور احکام ما بہ الامتیاز کے غلبون سے شکایت کرتا ہے - اس لیے کہ جب سے اس کثرت کے احکام نے اوسکو وطن اصلی غیب اول سے جدا کرکے مصائب و تکالیف تکوینیہ و تشریعیہ مین مبتلا کیا ہے - انسان کامل کی نفیر سے مرد و زن کہ اسمار و صفات

واعیان ممکنات ہین نالہ وفریاد مین ہین کہ کیون ممتاز ہوکر غیب اول سے دور ہوگئے خلاصہ یہ کہ انسان کامل اپنے مبدء کو یاد کرتا اور یاد دلاتا ہے کہ ہمارا وطن اصلی وہ تھا اوسکی جدائی سے (نفیر و نالہ نقد وقت ہے) **قولہ** سینہ خواہم شرح شرح از فراق * تا بگویم شرح درد اشتیاق۔ یعنی انسان کامل کہتا ہے کہ اپنے سینہ کو فراق سے پارہ پارہ چاہتا ہون اسطور پرکہ طلب کا درد والم ہر وقت سینہ مین موج زن ہو۔ تب طالبانِ محبوب حقیقی کو درد واشتیاق کی شرح سناؤن تاکہ خوب اثر ہو اسلیئے کہ صاحب درد کا اثر دوسرون پر پڑتا ہے۔ یہہ شعر مقولہ مولنا کا بھی ہوسکتا ہے کہ بعد ذکرِ مطلق انسانِ کامل خود فرماتے ہین اسپر یہ شبہہ ہوتا ہے کہ انسانِ کامل یا حضرت مولنا تو واصل الی اللہ ہین فراق کیسا اور خواہش سینہ کے پارہ پارہ ہونیکی کیسے درست ہے جواب یہ ہے اگرچہ انسان کامل ضرور سیر الی اللہ و من اللہ کو تمام کرکے واصل ہوگیا ہے مگر سیر فی اللہ کی تجلیات غیر متناہی ہین جس تجلی کا مشاہدہ کیا اوس سے زائد دوسری ہے الی غیر النہایہ ہر مرتبہ تجلی پر دوسری تجلی کا جو اوس سے بڑھکر ہے طالب رہتا ہے اس وجہ سے فراق دائمی ہے الحاصل اسمائے حق سبحانہ تعالےٰ کی نہایت نہین۔ اسطرف انسان کامل کی استعداد تحصیل ترقی کی بھی محدود نہین۔ اور اگر سینہ سے مراد سینۂ مخاطب ہو تو مطلب یہ ہے کہ ہرچند دردمند صادق کا اثر دوسرون پر ہوتا ہے۔ مگر جب تک مخاطب کو درد فراق پیش نہ آیا ہو۔ سچے دردمند کی حالت کا پورے طور پر احساس نہین کرسکتا۔ لہذا فرماتے ہین کہ مین ۔ مخاطب ایسا چاہتا ہون کہ اوس کو دردِ فراق پیش آیا ہو۔ اور اوسکا سینہ صدمۂ مہجوری سے پارہ پارہ ہو تب مین اپنے شوق و محبت کے درد کو بیان کرون۔ (باقی دارد)

ہیأت و توقیت

عالی جناب ملک العلماء حضرت مولانا مولوی ظفر الدین صاحب فاضل بہاری دام مجدہم

یہ دونوں علم جسدرجہ کارآمد اور مسلمانوں خصوصًا علماء کے لیے جسقدر ضروری ہیں احاطۂ بیان سے باہر ہے مگرافسوس ہے کہ مسلمانوں خصوصًا عربی خوانوں نے اس سے بہت زیادہ استغنا سے کام لیا یہ وہی مبارک علم ہے جسکے جاننے سے خداوند عالم کی معرفت بدرجہ کمال پیدا ہوتی ہے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں من لم یعرف الھیئۃ والتشریح فھو عنین فی معرفۃ اللہ تعالیٰ جو شخص علم ہیأت و تشریح نہیں جانتا وہ اللہ کی پہچان میں نامرد ہے یہ وہی علم ہے جس کے جاننے والے کی خود رب العزۃ نے تعریف فرمائی اور قرآن مجید میں اونھیں اولوالالباب کہا ان فی خلق السموٰت والارض و اختلاف اللیل والنھار لاٰیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیٰما وقعودا وعلیٰ جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے رب ہمارے تونے یہ بیکار نہ بنایا یہی وہ علم ہے کہ نماز کی صحت روزہ کی درستی اسپر موقوف ہے یہی وہ علم ہے کہ مسائل نکاح وطلاق میں اس کی ضرورت ہے احکام فرائض میں اس کی حاجت ہے حج کی راستہ میں اسکی طرف محتاجی ہے کیا بغیر اس علم کے اس تمدن و ترقی کے زمانہ میں کہ نظم اوقات ساعات سے ہوتا ہے کسی شخص کو اوقات زمانہ کی تمیز ابتداء و انتہائے اوقات کی

معرفت ممکن ہے کیا بغیر اس فن کے صحیح سمت قبلہ کا علم ہوسکتا ہے ہرگز نہین اگرچہ
مسجدون کی عمارتین ایک حد تک اس ضرورت سے لوگون کو سبکدوش کرسکتی
ہین مگر اس کے لیے بھی تو اس فن کا جاننا ضروری ہے ورنہ ہرگز صحیح سمت قبلہ کو نہ واقع
ہون گی جیسا کہ بانکی پور کی بعض مساجد کے دیکھنے سے ظاہر ہے کیا سفر حج مین بغیر
اس فن کی مدد کے کوئی شخص سب نمازین صحیح اوقات و صحیح سمت پر ادا کرسکتا ہے عام
لوگون کا خیال ہے کہ مکہ معظمہ یہان سے پچھم ہے اوسیطرف جہاز جارہا ہے وہی سمت
قبلہ ہے حالانکہ جو جہاز بمبئی سے جدہ جاتا ہے دکھن مڑتا ہوا پچھم جاتا یہانتک کہ مکۂ
معظمہ سے اور آگے نکل جاتا ہے تب جدہ آکر لگتا ہے جہان سمت قبلہ بالکل مشرق طرف
ہوتا ہے اور جو جہاز بمبئی سے کراچی ہوکر جاتا ہے وہ پہلے اوتر طرف مڑتا جاتا ہے۔
پھر دکھن ہوتا ہوا جدہ پہونچتا ہے تو بمبئی سے چھوٹتے وقت سمت قبلہ پچھم طرف ہی
جدہ پہونچکر پورب طرف ہوگیا راستہ مین گویا نصف دور قطع کرنا پڑا غیر ہیئت دان
بتاسکتا ہے کہ کس دن کتنا مڑتا ہوگا اور کہان کہان پر کونسی جانب بدلنی ہوگی؟ کیا
صرف قطب نما رکھ لینا کافی ہوگا وہ تو صرف سمت کو بتائے گا مگر آج کسقدر انحراف
کی ضرورت ہے کل کتنے یہ بغیر ہیأت کے معلوم نہین ہوسکتا۔ کیا کوئی شخص بغیر
اس علم کے صحیح انتہائے سحری ضحوۂ کبریٰ غروب آفتاب جن مین وقتون کی روزہ مین
حاجت ہوتی ہے بتا سکتا ہے کون نہین جانتا کہ ہندہ سے جسکی عدت کلکتہ مین طلوع آفتاب
کے وقت پوری ہوئی زید نے پٹنہ مین اوسی دن طلوع آفتاب سے پندرہ منٹ بعد
نکاح کیا اس نکاح کے مسئلہ کا جواب بے مدد علم ہیأت ناممکن ہے علی ہذا زید کے
وکیل نے اوس کا نکاح نصف النہار کے وقت ہندہ سے بمبئی مین کیا زید نے

پٹنہ مین نصف النہار سے آدھ گھنٹے کے بعد طلاق دیدی کیا اس طلاق کے مسئلہ کا
جواب وہ شخص دیسکتا ہے جسے ہیأت و توقیت سے مس نہین۔ زید کا انتقال کانپور
مین غروب آفتاب کے وقت ہوا اوسکا بیٹا عمرو اوسی دن غروب آفتاب کے وقت لکھنؤ
مین مرا کیا بغیر توقیت جانے اوسکا جواب دیسکتا ہے کہ کسکا ترکہ کسکو ملے گا زید کا ترکہ عمرو کو
ملکر اوس کے ورثہ پر تقسیم ہوگا یا عمرو کا ترکہ زید کو ملیگا پھر اوسکے پس ماندہ ورثہ کو پہونچے گا
اگرچہ میری غرض یہ نہین ہے کہ جو لوگ کہ علم ہیأت و توقیت سے واقف نہین اُن کی
نمازین صحیح نہین ہوتین اون کا روزہ اکارت ہوتا ہے کیا آپ کو معلوم نہین کہ ریل کے
سفر کرنے والون مین کتنے ہزار ایسے مسافر ہوتے ہین جو ٹائم ٹیبل نہین رکھتے یا اون کو اسکا
علم نہین پھر کیا اونھین گاڑیان نہین ملتین وہ لوگ سفر نہین کرتے وہ سفر بھی کرتے
ہین اونھین گاڑیان بھی ملتی ہین مگر جو شان اون کے سفر کی ہوتی ہے واقف کار سے پوشیدہ
نہین ہم اوس واقعہ کو بھول نہین سکتے طالب علمی کا زمانہ تھا مکان سے بریلی جا رہا تھا
مغل سرائے مین ایسٹ انڈین سے اوترکر اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کی انتظار مین کئی گھنٹے
مسافر خانہ مین ٹھہرنا ہوا وہان دس پندرہ مغلے غازی آباد جانے کے انتظار مین بیٹھے تھے
جہان ٹن ٹن کی آواز ہوئی کہ بیچارے سارا اثاثہ پیٹھ پر لادکر چلے اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے
کہ "مال گاڑی تھا" بیس منٹ بھی نہ گزرے ہونگے کہ ٹن ٹن شروع ہوا اور پھر اونھون نے سارا سامان سنبھالا
اور چلدیے مگر ناکام واپس آئے کہ "یہ گاڑی کلکتہ جاتا ہے" آدھ گھنٹے کے بعد پھر ٹن ٹن کی صدا
ان کے کانون مین آئی اور گٹھر سبھون نے اوٹھایا واپس آئے اور کہا "گیا گاڑی جاتی ہے" جب پانچ
چھ دفعہ ایسا ہی ہوا کہ بیچارے سب اسباب وغیرہ لادکر لیجاتے اور پھر ناکام واپس آتے
تب مین نے پوچھا کہ آپ لوگ کہان جائینگے کہا غازی آباد مین نے ٹائم ٹیبل دیکھکر وقت بتایا کہ اب

آپ کو ہا بجے گار ملے گی یہی حال ہیأت و توقیت سے نا واقفون کا ہے جب یہ فن اسدرجہ مہتم بالشان اور کارآمد ہے کہ عبادات و معاملات سب مین اسکی ضرورت حیات و بعد الممات اسکی حاجت پھر اس سے غفلت کسقدر باعث افسوس حسرت ہے مین چاہتا ہون کہ مخلصی کرم فرمائے یگران جناب منشی ہدایت یار خان صاحب قیس رضوی بریلوی صدر جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی دام مجدہ کی خواہش و فرمائش پر اس فن کے اہم و ضروری کارآمد باتین جنکی بحد ضرورت مسلمانون کو ہوتی ہے جستہ جستہ نہایت ہی سلیس عام فہم عبارت مین لکھکر اس رسالہ کے ذریعہ علم دوست حضرات تک پہونچاؤن وما توفیقی الا باللہ وہو حسبی ونعم الوکیل ٭ (باقی دارد)

خلیفۂ دوم

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نسب سلسلۂ نسب یہ ہے عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن فہر بن مالک ۔

ولادت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت روایت مشہورہ کے مطابق ہجرت نبوی سے ۴۰ سال قبل ہوئی اون کی ولادت اور بچپن کے حالات قطعاً نامعلوم ہین حضرت حافظ بن عساکر نے تاریخ دمشق مین حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ مین ہمعیت چند احباب کے ایک جلسہ مین بیٹھا تھا کہ دفعتاً ایک شور اوٹھا دریافت سے معلوم ہوا کہ خطاب کے گھر بیٹا پیدا ہوا اس قیاس سے کہا جا سکتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر غیر معمولی خوشی کی گئی تھی ۔

سن رشد و تربیت

جب حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سن رشد کو پہونچے تو اونکے باپ خطاب نے جو خدمت اون کے سپرد کی وہ اونٹون کا چرانا تھا یہ شغل عرب کے قومی شعار سے تھا اور معیوب نہین سمجھا جاتا تھا۔ لیکن خطاب نہایت بیرحمی کے ساتھ اونسے پیش آتے تھے تمام دن اون سے اونٹ چرواتے اور جب کبھی تھک کر وہ دم لینا چاہتے تو اونھین سزا دیتے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جس میدان مین یہ خدمت انجام دینا ہوتی تھی اوس کا نام ضجنان تھا جو مکہ مکرمہ کے قریب قدید سے دس میل کے فاصلہ پر ہے عہد خلافت مین ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اوس طرف گزر ہوا تو آپ کو بہت عبرت ہوئی دور ماضی کا وہ نقشہ اون کی آنکھون کے سامنے پھر گیا جبکہ اوس وادی مین وہ معیبت نیز خدمت اون کو انجام دینا ہوتی تھی آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ اللہ اکبر ایک وہ زمانہ تھا کہ مین نمدے کا کرتہ پہنے ہوئے اس میدان مین اونٹ چرایا کرتا تھا تھک کر بیٹھ جاتا تو باپ کے ہاتھ سے مارکھاتا تا۔ آج یہ دن ہے کہ بجز خدائے بزرگ کے مجھپر اور کوئی حاکم نہین آغاز شباب ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اون مشاغل مین مشغول ہوئے جو شرفائے عرب مین معمول تھے۔ عرب مین اسوقت نسب دانی۔ سپہ گری۔ پہلوانی اور تقریری کی عموماً تعلیم دی جاتی تھی اور یہی چیزین لوازم شرافت سے سمجھی جاتی تھین نسب دانی کا فن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھرانے مین نسلاً بعد نسل وراثۃً چلا آتا تھا جاحظ نے کتاب البیان والتبیین مین اس امر کی تصریح کی ہے کہ حضرت عمر اور اون کے باپ اور دادا بہت بڑے نسب دان تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فن انساب اپنے باپ خطاب سے سیکھا۔ پہلوانی اور کشتی مین بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ شہسواری مین بھی آپ کا کمال عموماً مسلم ہے قوت تقریر کی نسبت اگرچہ کوئی صحیح شہادت موجود نہین مگر مورخین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ

قریش نے اسلام لانے سے پہلے آپ کو عہدۂ سفارت دیدیا تھا اور یہ منصب اوسی شخص کو دیا جاتا تھا جو قوت گویائی اور معاملہ فہمی مین عالی دستگاہ اور پورا کمال رکھتا تھا۔ آپ شاعری کا بھی نہایت اچھا مذاق رکھتے تھے۔ اسی زمانہ مین آپ نے لکھنا پڑھنا بھی سیکھ لیا تھا یہ وہ خصوصیت تھی جو اوس زمانہ مین بہت کم لوگون مین پائی جاتی تھی جب حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو قریش کے تمام قبیلے مین ۱۷ سترہ آدمی ایسے تھے جو لکھنا جانتے تھے ان فنون سے فارغ ہو کر آپ کو فکر معاش ہوئی اور آپ نے تجارت کو اپنا ذریعۂ معاش بنایا اور یہی شغل آپ کی ترقیون کا باعث ہوا۔

قبول اسلام حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر کا ستائیسوان سال تھا کہ عرب کی پہاڑیون پر جہان افروز نور رسالت چمکا یعنی جناب نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم مبعوث ہوئے اور اسلام کی صدا سے عرب کی فضا گونج اوٹھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھرانا حضرت زید کی وجہ سے انوار توحید کے جلوون سے بالکل غیر معمور نہ تھا چنانچہ سب سے پہلے حضرت زید کے بیٹے حضرت سعید مشرف باسلام ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن فاطمہ کا نکاح حضرت سعید سے ہوا تھا اسوجہ سے فاطمہ بھی داخل اسلام ہوگئین اسی خاندان مین نعیم بن عبداللہ نے بھی اسلام قبول کرلیا تھا اور اوس خاندان مین یہ ایک معزز شخص تھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسوقت تک مشرف باسلام نہ ہوئے تھے جب آپ کو یہ خبر پہونچی تو نہایت برہم ہوئے خاندان مین جو لوگ اسلام مین داخل ہوچکے تھے اون کے دشمن ہوگئے ان کے خاندان مین ایک کنیز تھی اُسکا نام لبینہ تھا وہ بھی اسلام قبول کرچکی تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوسکو بہت مارتے تھے جب مارتے مارتے تھک جاتے تو فرماتے ذرا دستالون تو پھر مارون گا لبینہ کے سوا اور جسپر قابو پاتے زدوکوب سے باز نہین

رہتے تھے باوجود ان سختیون کے ایک فرد بھی اسلام سے نہ پھرا بالآخر مجبور ہوکر یہ فیصلہ کرلیا کہ (معاذ اللہ) بانی اسلام کا ہی قصہ تمام کردینا چاہیے - تلوار کمر سے لگائی اور رسول اکرم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کیطرف چلدیے -

راستہ مین نعیم بن عبداللہ سے ملاقات ہوئی اُنھون نے اون کے تیور دیکھکر پوچھا خیر تو ہے فرمایا کہ محمد (صلی اللہ تعالے علیہ وسلم) کا فیصلہ کرنے جاتا ہون اُنھون نے جواب دیا کہ پہلے ذرا اپنے گھر کی تو خبر لیجیے آپ کے بہنوئی اور بہن داخل اسلام ہوچکے ہین - فوراً پلٹ پڑے اور بہن کے مکان پر پہونچے وہ اوسوقت قرآن کریم کی تلاوت فرمارہی تھین اُن کی آہٹ پاکر خاموش ہوگئین اور قرآن عظیم کے اجزا چھپا لیے لیکن یہ آواز سُن چکے تھے بہن سے دریافت فرمایا کہ یہ کیا آواز تھی - اونھون نے جواب دیا کہ کچھ نہین فرمایا کہ مین سن چکا ہون کہ تم دونون مرتد ہوگئے ہو یہ کہکر بہنوئی سے دست گریبان ہوگئے جب اون کی بہن بچانے کو آئین تو اون کی بھی خبر لی یہانتک کہ اون کے جسم سے خون کے فوارے جاری ہوگئے اسی حالت مین اون کی زبان سے نکلا کہ عمر جو چاہو کرو ہمین تو اسلام کی ادا ایسی بھاگئی ہے اب اسلام ہمارے دل سے نہین نکلسکتا اون کے ان پُرجذبات الفاظ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل پر ایک گہرا اثر کیا - بہن کی طرف محبت بھری نگاہین اُٹھین تو دیکھا کہ اون کے بدن سے خون بہہ رہا ہے یہ دیکھکر رقت طاری ہوگئی دل بھر آیا - فرمایا جو تم لوگ پڑھ رہے تھے ذرا مجکو بھی سناؤ فاطمہ نے قرآن عظیم کے اجزا لاکر سامنے رکھدیے دیکھا تو یہ سورت تھی سبح للہ مافی السمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم ایک ایک لفظ پر انکا قلب متاثر و مرعوب ہوتا تھا جب اس آیۂ کریمہ پر پہونچے تو بے اختیار پکار اُٹھے کہ اشہد ان لاالٰہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ - ان زمانہ مین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان مین جو کوہ صفا کی تلی مین واقع تھا تشریف فرما تھے حضرت عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے دروازہ پر پہونچکر دستک دی چونکہ آپ کے ہاتھ میں تلوار تھی اور اس تازہ واقعہ کی کسیکو اطلاع بھی نہ تھی اسلیے صحابہ کو تشویش ہوئی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ آنے دو۔ اگر مخلصانہ آیا ہے تو فبہا ورنہ یہ میری تلوار ہے اور اوس کا سر۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اندر داخل ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگے بڑھکر اون کا دامن پکڑ لیا اور فرمایا۔ کیوں عمر؟ کیا ارادہ تجھ کو لایا ہے۔ حضور کی اُس پُر رعب آواز سے کانپ گئی دل تھرا اوٹھا۔ نہایت عاجزی اور نرمی کے ساتھ عرض کی کہ ایمان لانے کے لیے۔ یہ سنکر حضور کی زبان سے بیساختہ اللہ اکبر نکلا اور حضور کے ساتھ ہی اصحاب کرام نے ملکر اس زور سے اللہ اکبر کا نعرہ مارا کہ تمام دشت وجبل گونج اُٹھے (باقی دارد)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نصائح

(۱) سب سے پہلے اپنے عقائد کو علماء اہلسنت وجماعت کی رائے کے مطابق درست کریں۔ (۲) اسکے بعد احکام فقہیہ کے مطابق عمل درآمد نہایت ضروری ہے جس چیز کا صاحب شریعت نے حکم دیا ہے اُسکو بجالانا اور جن سے منع کیا ہے اُن سے بچنا لازم ہے) (۳) نماز پانچوں وقت بغیر کسی قسم کی کاہلی اور سستی کے تمام شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے ادا کریں رکوع اور سجدہ اور قومہ وجلسہ اطمینان کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر ادا کریں (۴) مالک نصاب ہونے پر زکوٰۃ ادا کریں حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک عورتوں کے زیورات میں بھی زکوٰۃ کا ادا کرنا ضروری ہے (۵) اپنے اوقات کھیل کود میں ضائع نہ کریں، اور فضول کاموں میں اپنی عمر گرانمایہ کو تباہ نہ کریں، امور منہیہ اور ممنوعات شرعیہ میں گراں بہا اوقات کا برباد کرنا توکسقدر بُرا ہوگا (۶) گانے بجانے کی طرف ہرگز رغبت نہ کریں اور اوس کی لذت پر فریفتہ نہ ہوں، کیونکہ یہ ایک قسم کا زہر ہے جو بظاہر شہد یا شیرینی میں ملا ہوا ہے

(۷) لوگون کی غیبت سے اپنے آپ کو بچائے رکہین، شریعت مین غیبت کرنے والے کی بارے مین بہت وعید آئے ہین (۸) دروغ گوئی اور بہتان لگانے سے بچنا نہایت ضروری ہے، کیونکہ یہ دو بُری خصلتین تو تمام مذاہب مین حرام ہین، ان کے بارے مین بہت وعید آئے ہین۔
(۹) لوگون کے عیبون اور گناہون کو ڈھانپنا اور اُن کی لغزشون کو معاف کرنا عالی ہمتی کا کام ہے
(۱۰) نوکرون غلامون اور ماتحتون پر شفقت مہربانی کرنی چاہیے اور اون کے قصورون پر مواخذہ نہ کرنا چاہیے، اور بے موقع بے موقع اون بدقسمتون کو مارنا پیٹنا گالیان دینا اور تکلیف دینا نہایت نامناسب ہے (۱۱) بارگاہ خداوندی کی نسبت ہر گہڑی جو جو قصور بہی سرزد ہو رہے ہین اونکو ہر وقت پیش نظر رکہنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ اون پر جلد مواخذہ نہین کرتا اور رزق بند نہین کرتا۔
(۱۲) عقائد کی تصحیح اور احکام فقہ کے بجالانے کے بعد اپنے تمام اوقات ذکر الٰہی مین بسر کرین اور ذکر کا جو طریق ہم سے حاصل کیا ہوا ہے ہمیشہ عامل رہین اور جو کچھ بہی اُس کے مخالف معلوم ہو اُسے اپنا دشمن سمجھین اور اوس سے پرہیز کرین ؎

ہر چہ جز ذکر خدائے احسن است ۔۔۔ گر شکر خوردن بود جان کندن است

تمہارے روبرو یہی کہا گیا تہا کہ امور شرعیہ مین جس قدر احتیاط کی جائے اوس قدر شغل و ذکر زیادہ ہوتا ہے اور اگر احکام شرعیہ مین سستی کی جائے تو ذکر و شغل کا تمام لطف اُڑ جاتا ہے (الفیض)

ابوالمعالی تقدس علی رضوی غفرلہٗ

قومی نظم

(جناب منشی محمد سلطان خان صاحب بحر حامدی رضوی فیروزپوری تلمیذ جناب مہر میرٹھی)

قطعہ

حضرت حامد رضا اشرفی قبلۂ عالم جماعت سیدی
بحر مختار و نعیمِ ذی وقار ہے انھین سے انجمن قائم ہوئی

قابلِ رشک تھی دنیا مین حکومت اپنی شان والون مین تھی اک شان کی شوکت اپنی
نقش تھی دل پہ ہر اک شخص کے عظمت اپنی فرش سے تا بہ فلک چھائی تھی ہیبت اپنی
ناز کس کو نہ تھا اس شان پہ اس شوکت پر
چرخ نقارۂ دولت تھا ورِ دولت پر

کفر غارت کیا جسنے وہ مسلمان تھے ہم نام توحید پہ سو جان سے قربان تھے ہم
از پئے دشمنِ دین تیغ تھے پیکان تھے ہم جوش اسلامی تھا سینون مین وہ انسان تھے ہم
ہم ہی ایسے تھے اکھاڑا درِ خیبر ہمنے
سکہ بٹھلا دیا کفار کے دل پر ہمنے

علم مین فضل مین استاد یگانہ ہم تھے سب پہ روشن ہو کہ ہر فن کا خزانہ ہم تھے
اہل تحریر کو دل چسپ فسانہ ہم تھے الغرض جامۂ ہر علم زمانہ ہم تھے
رخ سے دنیا کے ہٹا پردہ جہالت کا دیا
سبکو منہ ہمنے دکھا شمع ہدایت کا دیا

آج وہ شان وہ شوکت وہ حکومت نہ رہی آج وہ حسن وہ صورت وہ نزاکت نہ رہی
وہ حمیت نہ رہی تجھ مین وہ غیرت نہ رہی وہ گلستان نہ رہا پھولون کی نکہت نہ رہی
آج اے قوم یہ کیا تجھ پہ مصیبت آئی
اپنے محکوم کے تو زیرِ حکومت آئی

بُت شکن تھے کبھی اب بندۂ اصنام ہوئے — حق سے منہ موڑ لیا دور از اسلام ہوئے

شرک و بدعت کے نشاں مسلموں میں عام ہوئے — یہی تو وجہ ہے ہر کام میں ناکام ہوئے

کیسی حالت ہوئی اے توبہ الٰہی توبہ

یہ تباہی ہے قیامت کی تباہی توبہ

بحر بے قدری کا افسانہ سنائیں کس کو — آبلے پھوٹے ہوئے دل کے دکھائیں کس کو

اپنا غمخوار مصیبت میں بنائیں کس کو — خواب غفلت میں ہیں سب محو جگائیں کس کو

آج ناگفتہ ہوئی ایسی ہی حالت اپنی

پھوٹے منہ سنتا نہیں کوئی مصیبت اپنی

معروضہ مدیر

حضور پرنور امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی مجاہدات وریاضات فقہی خدمات اور ادراون کی حیات شریف کے عجیب وغریب محیر العقول تفصیلی واقعات وحالات کو اگر جامۂ اشاعت پہنایا جائے تو اس کے لیے ایک مستقل دفتر درکار ہے ہم اس موقعہ پر صرف اوس مثنوی کو بطور تجربہ تبرکاً درج رسالہ کرتے ہیں کہ جس میں ناصر سنت ماحی بدعت جناب مولنا مولوی حاجی شاہ محمود جان صاحب زیدت معالیہم جام جودھپوری کاٹھیاواڑی نے حضرت کے حیات شریف کے کچھ مختصر وہ حالات و واقعات جو اون تک پہنچے نہایت خوبی وخوش اسلوبی سے تحریر فرمائے ہیں فجزاہم اللہ تعالےٰ خیر الجزا ٭

خاکسار ابو المعانی مدیر

ذکر رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و نعت و بے ثباتی دنیا

لائق حمد و ثنا ہے وہ کریم و معبود
کردیا کُن سے زمانے کو اوسی نے موجود

ساتھ ہیں اوسکے لکھا سب کے لیے حکم فنا
ہو حقیقت میں اوسی ذات مقدس کو بقا

جس بشر کو کہ جہاں بھر سے بنایا افضل
ہر کرامت میں کیا سب سے مکرم اکمل

منتخب کرکے اوسے حق نے حبیب اپنا کیا
کل خلائق کو تصرف میں اوسے شہ کے دیا

رفعت ذکر رفعنا سے عیاں و اظہر
سب بڑوں سے وہ بڑا سارے جہاں کا سرور

وسعت صدر منور کا بیاں نشرح ہے
ہوگئی اوسکے زمانے کی درخشاں ہر شے

انبیا ذات گرامی پہ ہیں اوسکے نازاں
اولیا اوسکی رضا کے ہیں ہمیشہ خواہاں

روح روح القدس اوس سے ہوئی قرباں شاداں
ہے کلام اوسکا فرح بخش کلیم سبحاں

مہر توحید خدا اوس سے ہوا نور افشاں
نور ایماں سے منور کیا اوس نے دوراں

ظلمت کفر و ضلالت ہوئی اوس سے کافور
نیر حق و ہدایت کا ہوا اوس سے ظہور

لکھ سکوں اوسکی فضیلت کو نہیں ہے امکاں
کردیا حق نے اوسے دونوں جہاں کا سلطاں

جب کیا ایسے شہ ہر دو جہاں نے پردہ
کھلگیا صاف نہیں جائے اقامت دنیا

انقلابات جہاں ہمکو یہ دیتے ہیں خبر
آگیا وقت سفر باندھ لو اپنا بستر

زندگانی کے تعاقب میں فنا ہے ہر دم
اک گھڑی ایسی مقرر ہے فنا ہو عالم

شادمانی ہی کہیں گریہ کسی جا دیکھا
قدرت حق کا عجب ہم نے تماشا دیکھا

تاریخ ولادت اعلیحضرت مولنا مولوی احمد رضا خاں بریلوی و ذکر غیبی بشارت و تحصیل علوم و آغاز وعظ فرمائی و فتوی نویسی و بیعت وغیرہ مع قید سال

دسویں تاریخ تھی شوال کی روز ہفتہ[۱]
تھی صدی بارہویں[۱۲] اور سال بہتر[۷۲] واں تھا

خلعت علم لدنی سے مزین ہو کر
لائے اس دور میں تشریف وہ دین کے سرور

دن عقیقے کے مبشر ہوئے اوسکے دادا[۲]
عالم خواب میں اوسسے کوئی کچھ کہتا تھا

جسکی تعبیر یہ ٹھہری کہ یہ تیرا لڑکا
فاضل فرد جہاں عارف رحمٰں ہوگا

جب ہوا چار برس کا وہ امام ذیشاں
کرچکا ختم بصد حسن کلام سبحاں

چھ برس کا نہ ابھی سن گرامی پایا
مجلس وعظ میں بےخوف بیاں فرمایا

پندرہ سال[۳] کا سن ہونے نہ پایا کامل
کرچکا درس کی تکمیل وہ یکتا فاضل

پھر فضیلت کا عمامہ سر انور پہ بندھا
چشمۂ فیض کو جاری اوسی دور سے کیا

علم معقول کو منقول کو والد[۴] سے پڑھا
حق تحقیق کیا دونوں اماموں نے ادا

جیسا شاگرد تھا ویسا ہی پڑھانے والا
دونوں فاضل سے ہوئی رونق دین بالا

کار افتا کو اوسی وقت[۵] سے باحکم پدر
خوب محنت سے توجہ سے کیا شام و سحر

چھ برس رہ گئے جب تیرہ صدی[۶] میں باقی
سمت مارہرہ روانہ ہوا دیں کا ساقی

۱؎ اور وقت ظہر تھا اور اسی وقت انتقال بھی فرمایا ۱۲ ۲؎ جد امجد کا اسم سامی قدوۃ العارفین زبدۃ الفاضلین حضرت مولنا مولوی محمد رضا علیخاں قادری قدس سرہ تھا ۱۲ ۳؎ ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ کو تکمیل درس فرمائی ۱۲ ۴؎ اسم گرامی خاتمۃ المحققین عمدۃ المدققین حضرت مولنا مولوی محمد نقی علی خان قادری برکاتی دام فیضہم تھا ۱۲ ۵؎ ۱۲۸۶ھ سے ۱۲ ۶؎ ۱۲۹۷ ۱۳

کہ مارہرہ کے اجلۂ اولیاء کبار اور حضرت کے معاصرین میں سے تھے ۔ یہ قطعہ تاریخ وصال نظم فرمایا؛

مقبول خدا اویس ثانی — زین وار رفتہ بہ لبست محمل
تاریخ وصال او خرد گفت — براوج سپہر یافت منزل

دیانندی آریہ

ستیارتھ پرکاش کے قرآن پاک پر اعتراض اور اُنکے جواب

(لاحق بسابق)

اعتراضات متعلق سورۂ فاتحہ

اعتراض خداوندوں انصاف کا تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم دکھا ہمکو راہ سیدھا! منزل اوّل سیپارہ اول سورۂ فاتحہ آیت ۴، ۵ (محقق) کیا خدا ہمیشہ انصاف نہیں کرتا کسی خاص دن انصاف کرتا ہے ۔ یہ تو اندھیر کی بات ہے اسی کی عبادت کرنا اور اوس سے مدد چاہنا تو ٹھیک ہے کیا بُری بات میں بھی مدد کا چاہنا درست ہے ۔ اور سیدھا راستہ کیا فقط مسلمانوں ہی کا ہے یا دوسروں کا بھی! سیدھے راستہ کو مسلمان کیوں نہیں قبول کرتے ؟ کیا راستہ برائی کی طرف تو نہیں چاہتے ؟ اگر اچھی باتیں سب کی یکساں ہیں تو مسلمانوں میں خصوصیت کچھ نہ رہی ۔ اور اگر دوسروں کی اچھی باتیں نہیں مانتے تو متعصب ہیں ۔ **جواب** پنڈت صاحب کے اعتراضات کا مادہ افسوس ہے کہ تنہا سوء فکر اور خالص نافہمی نہیں بلکہ عناد سے مرکب ہے ۔ غلط فہمی رفع کی جاسکتی ہے لیکن عناد ناقابل علاج امراض میں سے ایک سخت بیماری ہے اس ظلم کی کیا انتہا ہے کہ جس بات کا قرآن پاک میں نشان نہیں رمق اور بو بھی نہیں اُسکو قرآن پاک کیطرف بیدھڑک منسوب کیا جاتا ہے لیکن معترض کا سرمایہ اعتراض افترا و بہتان ہو بجز ذلت و رسوائی کے اور کیا فائدہ حاصل کر سکتا ہے ۔ قرآن پاک میں کہیں نہیں ہے کہ خدا

ہمیشہ انصاف نہین کرتا۔ کسی خاص دن انصاف کرتا ہی۔ پھر اُسکو قرآن شریف کیطرف منسوب کر کے اعتراض جمانا اور جھوٹ بول کر اُس پاک و مقدس کتاب کو بدنام کرنے کی کوشش کرنا کس درجہ کی کمینہ حرکت ہے ایسے لچر اور لغو اعتراض جو قرآن پاک سے چھو بھی نہین گئے اور اُس پاک کتاب کے کسی ایک لفظ سے اُنکا تعلق نہین۔ پنڈت صاحب کی عرق ریزی کا نتیجہ ہیں۔ حقانیت قرآن کی ظاہر اور روشن دلیل ہی کہ دشمن معاند جوش عداوت مین اعتراض کرنے بیٹھتا ہے تو اُسکو قرآن پاک مین جائے حرف زدن نہین ملتی مجبور ہو کر افترا کرتا ہی اور اپنے دل کے پھپھولے توڑتا ہے۔ پنڈت صاحب کا ترجمہ بھی غلط ہی۔ اور اُس غلط ترجمہ کی بنیاد کا بھی اعتراض صحیح نہین کیونکہ انصاف کا دن مرکب اضافی ہے۔ جہان اضافت تخصیص کیلیے ہوتی ہے وہان مضاف الیہ قید ہوتا ہی اور مضاف خاص ہوتا ہی نہ کہ مضاف الیہ خاص ہو جائے زید کا گھوڑا اور بکر کی کتاب اس مین گھوڑے اور کتاب کی تخصیص ہے نہ کہ زید و بکر کی مگر پنڈت صاحب کو سخن فہمی سے کیا مطلب اور اُن کا دماغ اِن باتون سے کب آشنا ہے کہ وہ مضاف الیہ (انصاف) کی تخصیص نہین بلکہ انحصار کے مدعی ہین۔ ایک چیز کا دوسرے کی طرف مضاف ہونا مضاف الیہ کی نسبت کو مضاف کے فرد مذکور مین منحصر نہین کرتا ورنہ زید بکر کا بیٹا ہے اسکے یہ معنی ہون کہ بکر کا بیٹا ہونا زید مین منحصر ہے اور دیانند صاحب آریہ کے پنڈت ہین اسکے یہ معنی ہون کہ آریہ مین دوسرا پنڈت ہی نہیں یہ ایسی باطل بات ہے جسکو ہر سلیم العقل جانتا ہی مگر شوق اعتراض نے پنڈت صاحب کو ایسی بدیہی اور صاف بات مین ٹھوکر کھلائی اور اونہون نے روز انصاف کے یہ معنی سمجھے کہ انصاف اُس روز معین مین منحصر ہے اس علم و فہم پر آپ کو محقق ہونے کا دعوی ہے اور قرآن پر اعتراض کرنے کی ہمت۔ غنیمت ہی کہ پنڈت صاحب نے یہ اعتراض نہ کیا کہ روز جزا کا مالک اور کسی دن کا مالک نہین کیونکہ انکی فہم سے کچھ بعید نہ تھا ورنہ پھر اُنہین سمجھانا پڑتا کہ سلاطین کو مالک تاج و تخت کہتے ہین۔ اِسکے یہ معنی نہین ہوتے کہ صرف تاج و تخت کے مالک ہین جاگیرات و

آراضی و فوج و لشکر کنیز و غلام کچہری دفتر وغیرہ کسی چیز کے مالک نہیں ۔ پنڈت صاحب کی عادت ہے کہ وہ
اپنے خیالات کو قرآن کیطرف منسوب کر کے اُن پر اعتراض کیا کرتے ہیں باوجودیکہ قرآن پاک میں
اُن کا شائبہ بھی نہیں ہوتا سوء فہم اور بلادت تو پنڈت صاحب سے کچھ بعید نہیں لیکن بے اصل بات کا
الزام لگانا اور جس بات کا قرآن پاک میں شمہ اور اشارہ بھی نہو اُس کو قرآن کا مدلول یا مفہوم ٹھہرانا غایت
درجہ کی ذلیل حرکت ہی لیکن قرآن پاک کے بے عیب ہونے کی دلیل ہے ۔ کہ معترض اسکے حرف پر
اعتراض نہیں کر سکتا مجبوراً جھوٹی اور بے اصل باتیں اپنے دل سے گڑھتا ہی تاکہ لوگوں کو بہکا لے پنڈت
صاحب نے لکھا ہی کہ کیا بُری بات میں بھی مدد چاہنا درست ہے کس قدر بے اصل بات ہی
یہاں بُری بات کا ذکر ہی کہاں ہے پنڈت جی خود لکھ چکے ہیں کہ اُسی کی عبادت کرنا اُوسی سے
مدد چاہنا تو درست ہے ۔ یہ ٹھیک ہی ۔ قرآن پاک نے فرمایا تھا وہ بیشک ٹھیک جو آپ نے دلسے
نکالا وہ اپنے منہ پر مارے قرآن پاک پر کیا اعتراض جو بات اوس میں ہے ہی نہیں
اوسکا الزام قرآن پاک پر کیونکر آسکتا ہے ۔ بُری بات کا تو قرآن پاک دروازہ بند کر رہا ہی
اور دنیا کی تمام بُرائیوں کو نیست و نابود کیے ڈالتا ہے اُسکی نسبت یہ الزام بالکل ایسا ہی
جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ آفتاب میں سب خوبیاں ہیں ۔ لیکن اُسکا توے کی طرح کالا ہونا بہت
عیب کی بات ہی اسکے جواب میں جو کہا جائیگا پنڈت صاحب اسی کے مستحق ہیں ۔ پنڈت صاحب
یہ دریافت کرتے ہیں کہ سیدھا راستہ کیا صرف مسلمانوں ہی کا ہے یہ کوئی اعتراض تو
نہیں ایک سوال ہے ۔ جس کا جواب یہ ہے کہ بیشک منزل مقصود تک پہونچانیوالا
سیدھا راستہ صرف مسلمانوں ہی کا ہے ۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ
الْاِسْلَامُ ط

(باقی دارد)

ان مقامات میں اوقات بریلی سے اسقدر منٹ کم کیے جائینگے

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

(لاحق بسابق)

مقام	ضلع	منٹ
پ		
پکنا پور	کھیری	۴
پالٹیا	"	۵
پاریریا	بہرائچ	۸
پاریلی	کھیری	۴
پاریوا	پیلی بھیت	۱
پودھوا	کھیری	۶
پونگلا	بریلی	۱
پوا مان	شاہجہان پور	۳
پاردھان	کھیری	۵
پیلی بھیت	شہر	۲
پیریا	شاہ جہان پور	۲
پیاریان	کھیری	۳
ت		
تداول	پیلی بھیت	۳
ترکونی	کھیری	۴
تیسوا	بریلی	۱

مقام	ضلع	منٹ
ج		
جاٹھا	کھیری	۳
جاٹ پھروا	"	۶
جہان آباد	پیلی بھیت	۱
جہانگیر آباد	سیتا پور	۷
جہان پور	شاہجہانپور	۲
جہانکوٹ	نینی تال	۲
ح		
حافظ گنج	بریلی	۱
حضرت پور	کھیری	۴
حیدر آباد	"	۴
خ		
خداگنج	شاہجہانپور	۱
د		
داتاگنج	بدایون	۰
دودھوا	کھیری	۵
دولاپور	"	۳
دھمیور	بریلی	۱
دھرہانپور	بہرائچ	۷

(باقی دارد)

اللہ عزوجل کا دست قدرت تو اسواسطے جماعت مبارکہ پر اللہ عزوجل کا ہاتھ ہے ید اللہ فوق ایدیہم و ید اللہ علی الجماعۃ - نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جماعت مبارکہ بہت بڑی کام کو لیکر اٹھی ہے - اس سے دین کو پوری تقویت ہے - جماعت مبارکہ دین کی حمایت و صیانت کفار و مرتدین کی حملوں کی مدافعت فرماتی ہے اور حضور پر نور اعلحضرت قدس سرہ العزیز کی تصانیف چھاپ کر دنیائے اسلام کو بہت بڑا فائدہ پہونچاتی ہے اسکے بعد دعا فرمائی کہ اے رحیم و کریم اور اے مالک و خالق تبارک و تعالیٰ تو جماعت مبارکہ کے کامون مین اور اسکے دینی خدمات مین برکت عطا فرما اوسکو ہمیشہ قائم رکھ اور اوسکے اراکین و ممبران و رضا کاران کو دین و دنیا کی دولتون سے مالا مال فرماوے اسکے بعد حضور پر نور مع جملہ حضار اعلحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اطہر پر حاضر ہوئے اور تادیر جماعت مبارکہ کے بقا و دوام کے لیے دعا مین مشغول رہے دعا کے بعد حلقہ کورود شریف پر جلسہ کا بصد حسن و خوبی اختتام ہوا ۔ اراکین جماعت رضائے مصطفےٰ

گزارش

گزشتہ رسالہ نمبر ۴ صفحہ ۲۴ سطر ۳ مین کاتب کی غلطی سے لفظ (کیا) کی جگہ لفظ (کہ) لکھ گیا ہے جس سے معنے بالکل پلٹ گئے لہذا براہ مہربانی جن حضرات کے پاس یہ رسالہ پہنچ چکا ہے تصحیح فرمالین - فقیر محمد علی قادری حامدی آنولوی غفرلہ -

معراج مبارک کا مہینہ

مسلمانوں کے واسطے بہت خوشی کا مہینہ ہے ہمنے ارادہ کیا ہے کہ رسالہ رجب کے پرچہ مین معراج نمبر نکالینگے اسلیے جو حضرات معراج شریف پر کوئی غزل یا مضمون بھیجینگے تو ہم اوسے معراج نمبر مین شایع کردینگے مگر غزل ۷ یا ۱۱ شعر سے زائد نہو - **اڈیٹر** اخبار سپاہی - بداون مولوی گنج -

نقشہ نعل پاک حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعل پاک کا نقشہ سر کا نہین لگانا اسکی زیارت کرنا باعث حسنات و موجب برکات ہے جناب مولوی ابو رشید عبد العزیز صاحب امام مسجد مرزنگ لاہور نے یہ مبارک نقشہ رنگین چھاپا ہے جو صاحب چاہین اون سے طلب کرین -

صرف بریلی کیلیے اوقات صلوٰۃ خمسہ بابت ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۴۵ھ

تاریخ	صبح صادق گھنٹہ	صبح صادق منٹ	طلوع آفتاب گھنٹہ	طلوع آفتاب منٹ	ضحوۂ کبری گھنٹہ	ضحوۂ کبری منٹ	ایام	نصف النہار گھنٹہ	نصف النہار منٹ	عصر حنفی گھنٹہ	عصر حنفی منٹ	غروب آفتاب گھنٹہ	غروب آفتاب منٹ	عشاء حنفی گھنٹہ	عشاء حنفی منٹ	تاریخ انگریزی
یکم رجب	۵	۴۲	۷	۵	۱۱	۳۶	پنجشنبہ	۱۲	۱۸	۳	۵۵	۵	۳۰	۶	۵۴	جنوری ۶
۲	//	//	//	۶	//	//	جمعہ	//	//	//	۵۶	//	۳۱	//	//	۷
۳	//	//	//	//	//	۳۷	شنبہ	//	//	//	۵۷	//	۳۲	//	۵۵	۸
۴	//	//	//	//	//	//	یکشنبہ	//	۱۹	//	//	//	۳۳	//	۵۶	۹
۵	//	۴۳	//	//	//	۳۸	دوشنبہ	//	//	//	۵۸	//	//	//	//	۱۰
۶	//	//	//	//	//	//	سہ شنبہ	//	۲۰	//	۵۹	//	۳۴	//	۵۷	۱۱
۷	//	//	//	//	//	۳۹	چہارشنبہ	//	//	۴	۰	//	۳۵	//	۵۸	۱۲
۸	//	//	//	//	//	//	پنجشنبہ	//	//	//	۱	//	۳۶	//	۵۹	۱۳
۹	//	//	//	//	//	۴۰	جمعہ	//	۲۱	//	//	//	//	//	//	۱۴
۱۰	//	//	//	//	//	//	شنبہ	//	//	//	۲	//	۳۷	۷	۰	۱۵
۱۱	//	//	//	//	//	۴۱	یکشنبہ	//	۲۲	//	۳	//	۳۸	//	۱	۱۶
۱۲	//	//	//	//	//	//	دوشنبہ	//	//	//	۴	//	۳۹	//	//	۱۷
۱۳	//	//	//	//	//	//	سہ شنبہ	//	//	//	۵	//	۴۰	//	۲	۱۸
۱۴	//	//	//	۵	//	۴۲	چہارشنبہ	//	۲۳	//	۶	//	۴۱	//	۳	۱۹
۱۵	//	۴۲	//	۴	//	//	پنجشنبہ	//	//	//	//	//	//	//	۴	۲۰
۱۶	//	//	//	//	//	//	جمعہ	//	//	//	۷	//	۴۲	//	//	۲۱
۱۷	//	//	//	//	//	۴۳	شنبہ	//	//	//	۸	//	۴۳	//	۵	۲۲
۱۸	//	//	//	//	//	//	یکشنبہ	//	۲۴	//	۹	//	۴۴	//	۶	۲۳
۱۹	//	۴۱	//	۴	//	//	دوشنبہ	//	//	//	۱۰	//	۴۵	//	//	۲۴
۲۰	//	//	//	//	//	۴۴	سہ شنبہ	//	//	//	//	//	//	//	۷	۲۵
۲۱	//	//	//	۳	//	//	چہارشنبہ	//	//	//	۱۱	//	۴۶	//	۸	۲۶
۲۲	//	//	//	//	//	//	پنجشنبہ	//	۲۵	//	۱۲	//	۴۷	//	//	۲۷
۲۳	//	۴۰	//	//	//	//	جمعہ	//	//	//	۱۳	//	۴۸	//	۹	۲۸
۲۴	//	//	//	۲	//	۴۵	شنبہ	//	//	//	۱۴	//	۴۹	//	۱۰	۲۹
۲۵	//	//	//	//	//	//	یکشنبہ	//	//	//	//	//	//	//	۱۱	۳۰
۲۶	//	//	//	//	//	//	دوشنبہ	//	//	//	۱۵	//	۵۰	//	//	۳۱
۲۷	//	//	//	۱	//	//	سہ شنبہ	//	۲۶	//	//	//	۵۱	//	۱۲	یکم فروری
۲۸	//	//	//	۰	//	//	چہارشنبہ	//	//	//	۱۶	//	۵۲	//	۱۳	۲
۲۹	//	۳۹	//	۰	//	۴۶	پنجشنبہ	//	//	//	۱۷	//	۵۳	//	//	۳
۳۰	//	//	۶	۵۹	//	//	جمعہ	//	//	//	۱۸	//	۵۴	//	۱۳	۴